ترتیب و تخریج

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی زید شرفہ
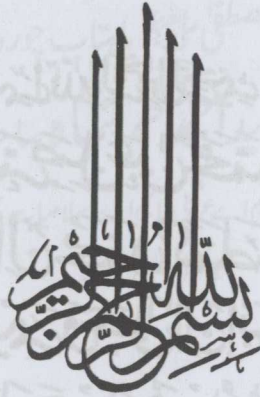
محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ
وّعلیٰ آلِ محمّدٍ کما صلّیت
علیٰ ابراہیمَ وعلیٰ آلِ ابراہیم
انّک حمیدٌ مجیدٌ ہ
اللّٰھم بارک علیٰ محمّدٍ وّعلیٰ
آلِ محمّدٍ کما بارکت علیٰ
ابراہیمَ وعلیٰ آلِ ابراہیم
انّک حمیدٌ مجیدٌ ہ

انٹرویو

مجمع الکمالات والحسنات منبع علم وعرفان مرکز مہر ووفا
سفیر عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ماہتاب چورہ شریف

پیر سید احمد محمد شاہ صاحب

﴿ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات﴾
فاضلِ علوم اسلامیہ

میزبان

محبوب احمد ھمدانی

ترتیب وتخریج

علامہ محمد افضال حسین نقشبندی

نام کتاب	:	انٹرویو: علامہ پیر سید احمد محمد شاہ (چورہ شریف) ﴿ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات﴾ فاضلِ علوم اسلامیہ
میزبان	:	محبوب احمد ھمدانی
پروف ریڈنگ	:	مولانا محمد افضال حسین نقشبندی
کمپوزنگ	:	محمد طیب، علی رضا (طیب گرافکس)
صفحات	:	۴۰
قیمت	:	......روپے
پرنٹر	:	احمد دین پرنٹنگ پریس

ملنے کے پتہ

قصر عارفاں پیر چورہ شریف سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

مرغوب احمد ہمدانی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و بر کاتہ !ناظرین آپ کا میزبان محبوب احمد ہمدانی پروگرام ''حی علیٰ الفلاح ''لیکر حاضر خدمت ہے۔ بہت ہی خوبصورت موضوع جس پر ہم بات کریں گے وہ ہے نبی پاک ﷺ کی محبت اور صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کہ صحابہ کرام کس طرح نبی پاک ﷺ سے محبت کرتے تھے اور اُن کی محبت کا کیا انداز تھا۔ ہر صحابی کی محبت کا اپنا اپنا انداز تھا یہ جو اصحاب تھے جو آپ کے اِرد گرد تھے جو آپ کو دیکھنے والے تھے آپ سے محبت کرنے والے تھے۔ جنھوں نے آپ کے لئے سب سے پہلے قربانیاں دیں اور سب سے پہلے جو ایمان لائے اُن کی محبت کا کیا انداز تھا آج ہم اس موضوع پر گفتگو کریں گے اور گفتگو کے لئے میرے پاس جو تشریف فرما ہیں۔ آج ہمارے بہت ہی پیارے اور خوبصورت نوجوان مہمان ماشاء اللہ فاضل درس نظامی بھی ہیں اور آپ نے ڈبل ایم۔اے بھی کیا ہوا ہے۔ اور آپ جس آستانہ سے منسلک ہیں وہ بہت بڑا آستانہ ہے اور بابا جی حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندیہ سلسلہ کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کی بہت خوبصورت طریقے سے آپ نے تبلیغ فرمائی اور اپنے مریدین کو نبی پاک ﷺ کے عشق کی تبلیغ کی اور تصوف سے روشناس کرایا۔ اب بھی فیض کے چشمے جاری وساری ہیں اور ان شاء اللہ تا قیامت یہ جاری وساری رہیں گے اور آج تشریف فرما ہیں اُنہی کی نسل سے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا بہت ہی خوبصورت اور نوجوان '' صاحبزادہ علامہ سید احمد محمد شاہ صاحب'' ان سے آج ہم محبت رسول ﷺ جو صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے دل میں تھی اس حوالے سے بات چیت کریں گے اور ان سے خوبصورت باتیں

محبت کے حوالے سے ہم سُنیں گے۔

اوران کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں ''نعمان احمد ہمدانی'' جونعت شریف پڑھیں گے۔

(نعت شریف)

اب میں قبلہ شاہ صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ ہم نے آج جو موضوع بتایا صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی نبی پاک سے محبت اور عشق۔اس حوالے سے کچھ آج ہمیں بتایئے۔

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

''قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ''

صدق اللہ العظیم و صدق رسولہ النبی الامین الکریم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ الك و اصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

سب سے پہلے اس خوبصورت پروگرام کو پیش کرنے پر محترم ہمدانی صاحب میں آپ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

محبوب احمد ہمدانی صاحب:۔

بہت شکریہ جی۔

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(پارہ:۳ سورۃ آل عمران، آیت:۳۱)

ترجمہ: ''اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا'' (کنز الایمان)

اے لوگو! اگر تم اللہ سے دوستی کا دعویٰ کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔ اب اس آیت کی ترتیب پر ذرا توجہ رکھیئے گا "تُحِبُّوْنَ" کا مادہ ہے محبت اس سے بنا "تُحِبُّوْنَ" درمیان میں ہے "فَاتَّبِعُوْنِیْ" اس میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع آخر پر پھر "يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" "يُحْبِبْكُمْ" کا مادہ بھی محبت ہے۔ "تُحِبُّوْنَ" کا مادہ بھی محبت درمیان میں "فَاتَّبِعُوْنِیْ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آخر پر "يُحْبِبْكُمْ" اُس کا مادہ بھی محبت ہے۔ درمیان میں عمل ہے اُس سے پہلے بھی محبت ہے اور اُس کے بعد بھی محبت ہے۔

یعنی ارشاد کا مطلب یہ ہوا، اے لوگو! عمل وہی قابلِ قبول ہو گا جس سے پہلے بھی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا جس کے بعد بھی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا۔

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

سبحان اللہ! یہ گرائمر کے اُصول بتائے آپ نے لیکن اِس میں میں چاہتا ہوں تھوڑا سا آسان کہ میرے جیسا جو کم علم آدمی ہے اُس کی سمجھ میں بھی آجائے۔

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

اس سے آگے میں عرض کرتا ہوں جیسا کہ ہمارا موضوع ہے۔ چونکہ آیہ کریمہ کی تلاوت میں نے کی اِس سے شروع کیا۔

سب سے پہلے ادبِ مصطفیٰ، محبتِ مصطفیٰ، تعظیم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور صحابہ کرام

(رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی حالتِ نماز اس حوالے سے عرض کرتا ہوں۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ

المسلم: الصحيح، كتاب الصلاة، باب: متابعة الامام والعمل بعده، رقم الحديث: ١٠٦٥، صفحه١٩٧ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض.

ابی داؤد: السنن، اول كتاب الصلاة، باب: مايومربه الماموم من اتباع الامام، رقم الحديث: ٦٢١، صفحه١٣٦ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام حضور (ﷺ) کے ساتھ نماز پڑھتے "لَا يَحْنُو اَحَدٌ مِنَّاظَهْرَهُ" ہم میں سے کوئی اپنی پشت کو سجدے کے لئے نہ جھکاتا "حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ" یہاں تک کہ ہم سرکار (ﷺ) کے رُخِ انور کو دیکھ نہ لیتے، سرکارِ دو عالم (ﷺ) کو سجدہ کرتے دیکھ نہ لیتے۔

یہاں پر یہ نہ فرمایا "حَتّٰی اَرَاهُ" یہاں تک کہ میں نہ دیکھ لیتا۔ ناں "حَتّٰی نَرَاهُ" یہاں تک کہ ہم سب کل صحابہ (رضی اللہ عنہم) جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ یہاں تک کہ ہم سرکار (ﷺ) کو سجدہ کرتے دیکھ نہ لیتے۔

یعنی صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے بتادیا کہ ہم صحابہ عین حالتِ نماز میں عبادت خدا کی کرتے ہیں اور زیارت پیارے مصطفیٰ (ﷺ) کی کرتے ہیں۔

موطا امام مالک میں ہے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ آپ نابینا ہو گئے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) میرے گھر پر تشریف لائیے ایک جگہ پر نماز ادا فرمائیے۔

اتخذه مصلی

تاکہ اُس جگہ کو میں اپنا جائے نماز بنالوں

دیکھیئے! محبت کی کتنی پیاری دلیل ہے۔

اتخذه مصلی

تا کہ میں اُس جگہ کو اپنا جائے نماز بنالوں۔

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کرم فرمایا۔آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کے گھر تشریف لے گئے۔

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

این تحب ان اُصلی

اے عتبان! تو کہاں پر پسند کرتا ہے کہ میں نماز پڑھوں۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وہاں نماز ادا فرمائی۔اب حضرت عتبان نے اس جگہ کو اپنا مصلّٰی بنالیا جب بھی نماز پڑھتے اسی جگہ پر پڑھتے۔

مالک: المؤطا، کتاب: قصر الصلاۃ فی السفر، باب: جامع الصلاۃ رقم الحدیث: ۴۲۴، صفحہ ۱۰۵، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت

البخاری: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: المساجد فی البیوت، رقم الحدیث: ۴۲۵، صفحہ ۷۴،

کتاب التہجد، باب: صلاۃ النوافل جماعۃ رقم الحدیث: ۱۱۸۶، صفحہ ۱۸۹، کتاب الأطعمۃ، باب: الخزیرۃ، رقم الحدیث: ۵۴۰۱، صفحہ ۹۶۴، کتاب الصلاۃ ، باب: اذا دخل بیتا یصلی حیث شاءَ او حیث امر، ولا یتجسس، رقم الحدیث: ۴۲۴، صفحہ ۷۳، کتاب الاذان، باب: الرخصۃ فی المطر والعلۃ ان یصلی حا فی رحلہ، رقم الحدیث: ۶۶۷، صفحہ ۱۰۹، باب: اذا زار الامام قوماً فامہم، رقم الحدیث: ۶۸۶ صفحہ ۱۱۲، باب: من لم یرد السلام علی الامام، واکتفی بتسلیم الصلاۃ، رقم الحدیث: ۸۴۰، صفحہ ۱۳۶، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،

المسلم: الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب: الرخصۃ فی التخلف عن الجماعۃ لعذر، رقم الحدیث: ۱۴۹۶، صفحہ ۲۶۵، کتاب الایمان ، باب: الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ قطعاً، رقم

الحدیث:۱۴۹ صفحه۳۸، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

النسائی: السنن، کتاب السھو، باب: تسلیم الماموم حسین یسلم، رقم الحدیث:۱۳۲۸، صفحه۲۴۸، کتاب الامامة، باب: امامة الاعمیٰ رقم الحدیث:۷۸۹، صفحه۱۲۱، باب: الجماعة للنافلة، رقم الحدیث: ۸۴۵، صفحه۱۷۲، صفحه۱۷۳ مطبوعه داراسلام للنشر و التوزیع الریاض۔

ابن ماجه: السنن، ابواب المساجد والجماعات، رقم الحدیث:۷۵۴، صفحه۱۳۲ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

اور بتایا کہ ہم صحابہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس انداز کی محبت کرتے ہیں۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

البخاری: الصحیح، کتاب التیمم، باب: قول اللہ تعالیٰ فلم تجدوا مآء فتیمموا صعیدًا، رقم الحدیث: ۳۳۵ ،صفحه۵۸، کتاب الصلاة ، باب: قول النبی ﷺ جعلت لی الارض مسجداً وطهوراً، رقم الحدیث: ۴۳۸، صفحه۷۶، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

المسلم: الصحیح، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب: المساجد و مواضع الصلاة، رقم الحدیث:۱۱۶۳، صفحه۲۱۳ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

النسائی: السنن، کتاب الغسل والتیمم، باب: التیمم بالصعید، رقم الحدیث: ۴۳۲، صفحه۹۲،۹۳، کتاب المساجد، باب: الرخصه فی ذلک، رقم الحدیث: ۷۳۷، صفحه۱۵۲، مطبوعه درالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب السیر، باب: ماجاء فی الغنیمة، رقم الحدیث:۱۵۵۳، صفحه۴۹۳ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

الدارمی: السنن، کتاب الاذان ، باب: الأرض کلها طهور ما خلا المقبرة والحمام، رقم الحدیث: ۱۳۸۹ جلد ۱ صفحه۳۷۴، صفحه۳۷۵ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی۔

(ترجمہ: میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنادیا گیا ہے)
اس حدیث پاک کا ہمیں بھی علم ہے کہ ساری زمین کو سرکار (ﷺ) کے لئے پاک کردیا گیا، ساری زمین کو سرکار (ﷺ) کے لئے مسجد بنادیا گیا، پر ہمیں اس جگہ سے زیادہ محبت ہے جو سرکار (ﷺ) کے قدموں سے مس ہوگئی۔

اب جب اس جگہ پر نماز پڑھتے ہوں گے تو دل میں خیال تو آتا ہوگا کہ اس جگہ پر میرے کریم آقا (ﷺ) نے نماز پڑھی ہے تو صحابہ کا عقیدہ یہی ہے کہ عین حالت نماز میں عبادتِ خدا بھی ہوتی رہے یادِ مصطفیٰ (ﷺ) بھی ہوتی رہے۔

شام ویندیاں شام قضا ہوگئی بھُل نماز دھیان وچوں

محمد بوٹیا یار دی ویکھ صورت گئیاں سورتاں بھُل قرآن وچوں

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے محبتِ رسول (ﷺ) کے حوالے سے بہت زیادہ واقعات ہیں لیکن مختصر وقت جو مجھے میسر ہے اس میں میں عرض کرتا ہوں۔

سرکار (ﷺ) کے صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آپ سرکار ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کی والدہ نے بھوک ہڑتال کردی کہنے لگیں سعد درِ مصطفیٰ (ﷺ) کو چھوڑ کر واپس آؤ ورنہ بھوک سے مرجاؤں گی اور پکی بھوک ہڑتال کی بے ہوش ہوکر گر پڑیں حضرت سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) کے چھوٹے بھائی نے والدہ کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے جب بھی ہوش آتی یہی کہتیں سعد درِ مصطفیٰ (ﷺ) کو چھوڑ کر واپس آجاؤ ورنہ بھوک سے مرجاؤں گی، کچھ نہیں کھاؤں گی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تک جب والدہ کا یہ معاملہ پہنچا، بھوک ہڑتال کے بارے میں آپکو خبر ہوئی، تو آپ نے ایک ایمان افروز جملہ کہا:

واللہ لو كانت لك ألف نفس ، فخرجت نَفْساً نَفْساً، ماتركت ديني

هذا لشَیءِ

ابن اثیر: اُسد الغابه فی معرفة الصحابة، رقم الترجمة:۲۰۳۹، سعد بن مالک، جلد ا، صفحه ۴۷۴، مطبوعه المکتبة الوحیدیة پشاور۔

ابن عساکر: تاریخ مدینة دمشق، حرف السین، رقم الترجمة: ۲۴۲۶، سعد بن مالک أبی وقاص بن أهیب جلد ۱۱ ، صفحه ۲۳۷،صفحه ۲۳۸، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ، لبنان

السیوطی: الدرالمنثور فی التفسیر بالمأثور، زیر آیت (سورة لقمان:۱۵) جلد۶، صفحه ۴۵۹ مطبوعه مکتبه اشرفیه کانسی روڈ کوئٹه۔

اے میری ماں! یہ تو تیری ایک جان ہے جس کی تو مجھے نکلنے کی دھمکی دے رہی ہے اگر تیرے پاس ایک ہزار جان بھی ہوتی ہر جان نکلتے وقت کہتی کہ سعد اس دین کو چھوڑ کر واپس آجا، مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ کر واپس آجا تو اے میری ماں! مجھے تیرا ہزار مرتبہ مرنا قبول ہے مگر درِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑنا قبول نہیں ہے۔ اے میری ماں! مجھے تیرا ہزار مرتبہ مرنا قبول ہے مگر دین مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑنا قبول نہیں۔

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

سبحان اللّٰه، سبحان اللّٰه، سبحان اللّٰه

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

عن ابن اسحاق ان امراۃً قتل ابوھاو اخوھا وزوجھا یوم اُحد مع رسول اللّٰه، فقالت: مافعل رسول اللّٰه ﷺ؟ قالوا: خیراً، ھوبحمد اللّٰه کما تحبین، قالت: ارنیه حتی انظر الیه، فلما راته قالت: کل مصیبة بعدك جلل

قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، الباب الثانی، الفصل الثالث: فی ماروی عن السلف والائمة من محبتهم للنبی ﷺ وشوقهم له

جلد۲صفحه۲۸ مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی پشاور،
الصالحی: سبل الهدیٰ والرشاد فی سیرة خیر العباد، باب: غزوهٔ اُحد، ذکر رحیل النبی ﷺ اِلی المدینة جلد۴ صفحه۲۲۸، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان۔

البیهقی: دلائل النبوة، باب: ماجریٰ بعد انقضاء الحرب و ذهاب المشرکین...... الخ جلد۳، صفحه۳۰۲، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان۔

العسقلانی: المواہب اللدنیة بالمنح المحمدیة، المقصد السابع، الفصل الاوّل فی وجوب محبته واتباع سنة والاقتداء بهدیة و سیرته ﷺ جلد۳، صفحه۲۸۰ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان۔

ایک انصاریہ صحابیہ اُن کی رسول اللہ (ﷺ) سے محبت یہ ہے کہ میدانِ اُحد میں اُن کے باپ بھی شہید ہو گئے، شوہر بھی شہید ہو گئے، بھائی بھی شہید ہو گئے۔ لاشہ تڑپ رہا ہے کسی نے کہا یہ تیرا باپ ہے۔ اُنہوں نے کہا باپ کو دیکھنے نہیں آئی رسول اللہ (ﷺ) کو دیکھنے کے لئے آئی ہوں۔ کسی نے کہا یہ تیرا شوہر ہے۔ اُنہوں نے کہا شوہر کو دیکھنے نہیں آئی رسول اللہ (ﷺ) کو دیکھنے کے لئے آئی ہوں۔ کسی نے کہا یہ تیرا بھائی ہے۔ اُنہوں نے کہا بھائی کو دیکھنے نہیں آئی رسول اللہ (ﷺ) کو دیکھنے کے لئے آئی ہوں۔

بتاؤ: مافَعَل رسُولُ اللّٰہِ صلی الله علیه وسلم ؟

میرے کریم آقا (ﷺ) کیسے ہیں، میرے محبوب (ﷺ) کیسے ہیں؟

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے کہا:

خیراً، هو بحمدِ الله کما تُحِبِّین۔

وہ خیریت سے ہیں جیسے تو چاہتی تھی ویسے ہی ہیں۔ کہنے لگیں مجھے دکھاؤ مطلب یہ کہ جب تک آنکھوں سے نہ دیکھوں گی دل کو سکون نہ ہو گا۔

قالت: ارنیه حتی أَنْظُرَا الیه۔

مجھے دکھاؤ یہاں تک کہ میں سرکار (ﷺ) کا رُخِ والضُّحیٰ دیکھوں، زُلفِ واللیل دیکھوں۔ مجھے سرکار دکھاؤ جب سرکار کو دیکھا تو کہنے لگیں:

کلُّ مُصیبةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ

یارسول اللہ (ﷺ) آپ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی مصیبت کی پرواہ ہی نہیں ہے۔ باپ بھی شہید، بھائی بھی شہید، شوہر بھی شہید ہو گئے پر یارسول اللہ (ﷺ) آپ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی مصیبت کی پرواہ ہی نہیں ہے۔

بے شمار اس طرح کے واقعات ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

کیف کان حُبُّکم لرسُول اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیه وسلم؟

آپ رسول اللہ (ﷺ) سے کیسی محبت کرتے تھے؟ کتنی محبت کرتے تھے؟ کیسے محبت کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا:

کان واللّٰہِ أَحبَّ الینا من أموالنا وَأولادِنا و آبا ئنا و أُمَّها تنا، ومن الماءِ البارِدِ علی الظَّماءِ

قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، الباب الثانی، الفصل الثالث: فی ماروی عن السلف والا ئمة من محبتهم للنبی ﷺ وشوقهم له جلد۲ صفحه۲۸ مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی پشاور،

العسقلانی: المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد السابع، الفصل الاوّل فی وجوب محبته واتباع سنته والاقتداء بهدية وسیرته ﷺ جلد۳ صفحه ۲۸۱ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان.

اللہ کی قسم رسول اللہ (ﷺ) ہمیں ہمارے مالوں، ہماری اولادوں اور ہمارے

ماں باپ اور ٹھنڈے پانی سے صحراء میں پیاسا جو محبت کرتا ہے ان سب سے بڑھ کر محبوب تھے۔

اب یہ دیکھیئے گا کہ یہ محبت کا ایک انداز ہے کہ خیبر کے موقع پر جاتے ہوئے مقام صہباء پر سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کی گود مبارک میں سر مبارک رکھ کر آرام فرما ہو گئے۔ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے نمازِ عصر ابھی ادا نہیں فرمائی تھی۔

سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ادا فرمالی تھی۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیدار ہو کر فرمایا:

أصلّيتَ يا عليّ؟

اے علی (رضی اللہ عنہ) کیا نماز پڑھ لی ہے؟

قال: لا

عرض کی نہیں

فقال: اللهم انه كان فى طاعتكَ وطاعةِ رسولكَ فارددُ عليه الشمس۔

اے میرے مولا! یہ تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت میں تھا تو اِس کے لئے ڈوبا ہوا سورج لوٹا دے۔

اب یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز پڑھنا اطاعت ہے نماز کو قضاء کرنا اطاعت نہیں۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھی نہیں ہے قضاء کی ہے۔ اپنی نماز کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نیند پر وار دیا ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) رب کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں:

اللهم انه كان فى طاعتك وطاعةِ رسولك فاردُد عليه الشمس

اے میرے مولا! یہ تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت میں تھا تو اِس کے لئے ڈوبا ہوا سورج لوٹا دے۔

الهيثمى: مجمع الزوائدُ منبع الفوائد، كتاب علامات النبوة، باب: حبس

الشمس لہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم جلد۸، صفحہ۳۷۶، رقم الحدیث :۱۴۰۹۶، ۱۴۰۹۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

الطبرانی: المعجم الکبیر، ام جعفر بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب عن جدتها اسماء، جلد۱۰، صفحہ۲۲۶، رقم الحدیث :۱۹۸۲۰، فاطمۃ بنت الحسین عن اسماء، جلد۱۰، صفحہ۲۲۸رقم الحدیث: ۱۹۸۲۹، ۱۹۸۷۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان،

قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، الباب الرابع: فیما أظھرہ اللّٰہ تعالیٰ علی یدیہ من المعجزات و شرفہ بہ من الخصائص والکرامات، فصل: انشقاق القمروحبس الشمس جلد۱ ، صفحہ۲۵۰ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور

ابن کثیر: البدایہ والنھایہ باب: دلائل النبوۃ الحسیۃ، أعنی المشاھدۃ بالأبصار، فسماویۃ وأرضیۃ، فأما حدیث رد الشمس بعد مغیبھا جلد۱ صفحہ۱۱۶۷، مطبوعہ دارا بن حزم بیروت،

الحلبی: انسان العیون فی سیرۃ الامین المأمون المعروف بہ السیرۃ الحلبیۃ، تتمۃ باب ذکر مغازیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، غزوۃ الحدیبیۃ جلد۳، صفحہ ۲۳، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

الخفاجی: نسیم الریاض الباب الرابع: فیما أظھرہ اللّٰہ تعالیٰ علی یدیہ من المعجزات و شرفہ بہ من الخصائص والکرامات، فصل: انشقاق القمر و حبس الشمس جلد۳ صفحہ۱۰،۱۱ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔

ابن عابدین: رد المحتار علی الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، مطلب: لوردت الشمس بعد غروبھا جلد۲ صفحہ ۲۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

ملا علی قاری: شرح الشفاء الباب الرابع: فیما أظھرہ اللّٰہ تعالیٰ علی یدیہ من المعجزات وشرفہ بہ من الخصائص والکرامات ، فصل: انشقاق القمروحبس الشمس جلد۱، صفحہ۵۹۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

السیوطی: الخصائص الکبریٰ،ذکر معجزاته فی ضروب الحیوانات، باب: رد الشمس بعد غروبها لعلی رضی اللّٰه عنه جلد ۲ صفحه۱۳۷، مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

القسطلانی: المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة المقصدالرابع، الفصل الاول فی معجزاته جلد۲ ، صفحه ۲۰۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ، لبنان.

الزرقانی: شرح الزرقانی علی المواهب، کتاب فی المعجزات والخصائص، المقصد الرابع فی معجزاته ﷺ الدالة علی ثبوت نبوته، باب: ورد الشمس له صلی اللّٰه علیه وسلم جلد۶ ، صفحه ۴۸۲، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان.

اس کے ساتھ ہی حضور (ﷺ) نے انگلی مبارک کا اشارہ فرمایا ڈوبا ہوا سورج واپس پلٹ آیا۔ نماز کو قضاء کرنا اطاعت نہیں نماز کو پڑھنا اطاعت ہے۔ مگر یہاں پر نماز قضاء ہوئی تو سرکار (ﷺ) نے رب کی بارگاہ میں عرض کیا، مولا یہ تیری اور تیرے رسول (ﷺ) کی اطاعت میں تھا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھنا اطاعت ہے پر اگر کبھی ایسا موقع آجائے کہ ایک پلڑے میں نماز ہو اور ایک پلڑے میں رسول اللہ (ﷺ) کا آرام ہو، ایک پلڑے میں نماز ہو ایک پلڑے میں رسول اللہ (ﷺ) کی نیند ہو تو پھر نماز پڑھنا اطاعت نہیں اپنی نماز کو حضور (ﷺ) کی نیند پر قربان کر دینا اللہ کی بھی اطاعت ہے رسول اللہ ﷺ کی بھی اطاعت ہے۔

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

حضرت اسی طرح ایک واقعہ میرے ذہن میں آتا ہے۔ آپ نے اطاعت کی بات کی اور نماز کی ایک صحابی کو جو نماز پڑھ رہے تھے۔ نبی پاک (ﷺ) نے بلایا وہ نہیں حاضر ہوئے تو وہ ذرا بیان فرمادیں۔

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جب حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کو بُلایا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے وہ نہ آئے تو سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تجھے کس چیز نے روکا تھا۔ کہا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ تو سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

کیا تو نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

(پارہ:۹، سورۃ الانفال، آیت:۲۴)

کہ جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بلائیں تو فوراً حاضر ہو جایا کرو (۱)

عرض کی پڑھی ہے۔ تو اس کے بعد پھر اس طرح نہیں ہوا۔

---

(۱) صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوسعید ابن معلّٰی رضی اللہ عنہ کا ارشاد موجود ہے فرمایا کہ:

كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّبِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَانِي، فَلَمْ آتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَامَنَعَكَ أَن تَأْتِي؟ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا...... الخ رقم الحدیث: ۴۶۴۷، صفحہ ۷۹۶، باب: قوله وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ، رقم الحدیث: ۴۷۰۳، صفحہ ۸۱۲، کتاب فضائل القرآن، باب: فضل فاتحہ الکتاب، رقم الحدیث: ۵۰۰۶، صفحہ ۸۹۷، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض النسائی: السنن، کتاب الافتتاح، باب: تاویل قول اللّٰہ عزوجل وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ ...... الخ رقم الحدیث: ۹۱۴ صفحہ ۱۸۷ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض)

ترجمہ: یعنی فرمایا کہ ''میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا، آپ نے مجھے بلایا مگر میں نہیں آیا نماز جاری رکھی نماز مکمل کر کے حاضر خدمت ہوا تو ارشاد فرمایا کہ جب میں نے تجھے بلایا تھا تو کس چیز نے تجھے روکا؟ کیا اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں نہیں حکم دیا؟

اے ایمان والو! جب بھی میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بلاوا آئے فوراً حاضر ہو جایا کرو۔''

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

یہاں پر ہم تھوڑا سا وقفہ لے لیں اور وقفے کے بعد اسی گفتگو کو آگے لے کر چلتے ہیں۔

وقفہ

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

ناظرین وقفے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اور ہمارے پاس تشریف فرما ہیں" صاحبزادہ علامہ سید احمد محمد شاہ صاحب" ہم بات کر رہے ہیں نبی پاک ﷺ کی محبت اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے حوالے سے جی حضرت ہم بات کر رہے تھے۔

صاحبزادہ علامہ سید احمد محمد شاہ صاحب:

سُئل عليٌّ بن أبی طالب رضی الله عنه : کیف کان حُبُّکم لرسُول اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم؟ قال: کان و اللّٰهِ أَحبَّ الینا من أموالنا و أولادِنا و آبائنا و اُمَّھاتنا، ومن الماءِ البارِدِ علی الظَّماءِ

آپ نے فرمایا رسول اللہ (ﷺ)، اللہ کی قسم ہمیں ہمارے مالوں سے، ہماری اولاد سے، ہمارے ماں باپ سے آباؤ اجداد حتیٰ کہ صحراء میں پیاسے بندے کو جتنی ٹھنڈے پانی سے محبت ہوتی ہے سرکار (ﷺ) ہمیں اُس سے بھی زیادہ محبوب تھے۔

یہ بڑی پیاری آپ (رضی اللہ عنہ) نے مثال دی ہے کہ پیاسے بندے کو جب صحراء میں پانی ملے تو اس کی توجہ اس لمحے کسی اور شے کی طرف نہیں ہوتی اُس کو سب سے محبوب وہ پانی ہوتا ہے کہ وہ پانی میرے اندر چلا جائے۔

من الماءِ البارِدِ علی الظّماءِ

یہاں تک کہ اُس ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب تھے جو صحراء میں کسی پیاسے آدمی کو مل جائے۔

ایک پنجابی کے شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

سوہنے یار دے پیراں دی خاک اُتوں کراں جنت دا اعلیٰ مقام صدقے

جے کر ملے محبوب دا درد مینوں اُس درد تو عیش و آرام صدقے

اوہدی آن تے شان تو لکھ واری ایہہ مال جان اولاد تمام صدقے

اوہ دیوا نیا یار دے ناز اُتوں ایہہ رکوع، سجود، قیام صدقے

نماز بھی صدقے رکوع بھی صدقے قیام بھی صدقے

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

بات جو پہلے ہم کر رہے تھے وہ اُسی کا مفہوم آ گیا کہ تم نے سُنا نہیں جب تمہیں اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بُلائے تو آجایا کرو۔

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

اب دیکھیئے ''بخاری شریف'' میں جو حدیثِ پاک ہے آج کے اِس جھلستے ہوئے ماحول میں اِس فرقہ واریت کے ماحول میں اس حدیث پاک کو سامنے رکھ لیں تو میرے خیال میں یہ حدیث ہی کافی ہے۔ یہ حدیث ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ جب حدیبیہ کے مقام پر حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ صلح کے لئے قریش کی طرف سے سفیر بن کر مسلمانوں کے لشکر میں آئے تھے۔ آپ جب واپس گئے تھے آپ نے واپس جا کر کیا کہا تھا:

فَرَجَعَ عُرْوَةُ الی أصْحابِهِ فَقَالَ: أی قَوْمِ، واللّٰهِ لَقَدْ وفَدْتُ عَلی المُلوکِ ووَفَدْتُ عَلی قَیْصَرَ وکِسْرَی والنَّجاشِیِّ، وَاللّٰه انْ رأیْتُ مَلِکاً قَطُّ یُعَظِّمُهُ أصْحابُهُ ما یُعَظِّمُ أصحابُ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰه علیه وسلم مُحَمَّدًا، واللّٰهِ انْ یَتَنَخَّمَ نُخامَةً الَّا وقَعَتْ فی کَفّ رَجُلٍ مِنْهُم فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وجِلْدَهُ، واذَا أمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أمْرَهُ، واذَا تَوَضَّأ کادُوا یَقْتَتِلُوْنَ عَلی وَضُوئِهِ، وَاذَا تَکَلَّمُوا خَفَضُوا أصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا یُحِدُّوْنَ النَّظَرَ الَیْهِ تَعْظِیْمًا لَهُ، وَانَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَیْکُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فاقْبَلُوها،

البخاری: الصحیح، کتاب الشروط، باب: الشروط فی الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب وکتابة الشروط، رقم الحدیث: ۲۷۳۲، صفحه ۴۴۷، صفحه ۴۴۸ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزیع الریاض۔

ابن ابی شیبه: المصنف، کتاب المغازی، باب: غزوة الحدیبیة، جلد ۸، صفحه ۵۱۴ مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان۔

احمد بن حنبل: المسند، حدیث المسور بن مخرمة الزهری ومروان بن الحکم، رقم الحدیث: ۱۸۹۱۰، صفحه ۱۳۳۸، رقم الحدیث: ۱۸۹۲۸، صفحه ۱۳۴۲، مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزیع الریاض۔

الدیار بکری: تاریخ الخمیس فی احوال أنفس نفیس، غزوة الحدیبیة، جلد ۲، صفحه ۳۶۵، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان۔

الحلبی: انسان العیون فی سیرة الامین المأمون المعروف به السیرة الحلبیة (غزوة الحدیبیة) جلد ۳، صفحه ۲۲ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان۔

الخازن: لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن زیر آیت (سورة الفتح آیت: ۲۴) جلد ۴، صفحه ۱۲۶ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

السیوطی: الخصائص الکبریٰ، ذکر المعجزات الواقعة فی الغزوات، باب: ماوقع عام الحدیبیة من الآیات والمعجزات، جلد ۱، صفحه ۴۰۰ مطبوعه

مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور الشفاء قاضی عیاض: اشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، الباب الثالث فی تعظیم أمرہ و وجوب توقیرہ وبرہ، الفصل الثانی: فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ ﷺ وتوقیرہ واجلالہ جلد ۲، صفحہ ۴۲، ۴۳، مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ جب واپس گئے تو آپ نے فرمایا:

اے میری قوم! اللہ کی قسم میں تو بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں۔

ووَفَدْتُ عَلیٰ قَیْصَرَ وکِسْرَیٰ والنَّجَاشِیِّ، واللّٰہِ انْ رأیتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُہُ أصْحابُہ ما یُعَظِّمُ أصْحابُ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مُحَمَّدًا

میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے پاس بھی گیا ہوں پر اللہ کی قسم میں نے آج تک کچھ نہیں دیکھا جو کچھ میں نے مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں دیکھا ہے۔

مختصر وقت میں میں یہ جمیع صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا عمل بیان کر رہا ہوں، کُل صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا عمل بیان کر رہا ہوں۔ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی (رضی اللہ عنہ) جو ابھی تک دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے بیان کر رہے ہیں۔ یہ وہ بندے تھے جو قریش کے نزدیک سب سے عقلمند اور دانا بندے تھے۔ اُنہوں نے جا کر تبصرہ کیا۔

وَاللّٰہِ

اللہ کی قسم۔ محمد (ﷺ) کے اصحاب ان کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ اُس تعظیم کی میں نے مثال نہیں دیکھی۔

اِنْ رأیتُ مَلِکًا قَطُّ یُعَظِّمُہُ أصْحَابُہ مَایُعَظِّمُ أصْحابُ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مُحَمَّدًا۔

کسی بادشاہ کے وزیر مشیر، کسی بادشاہ کے بھی درباری اتنا ادب نہیں کرتے جتنے

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ادب کرتے ہیں۔

آگے کیا مثال دی۔

وَاللّٰهِ انْ يَتَنَخَّمَ نُخامَةً

اگر سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) منہ مبارک سے لعابِ دہن جُدا کرتے ہیں تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) اُسے اپنے ہاتھوں پر لے لیتے ہیں۔ اُسے اپنے چہرے پر ملتے ہیں، اُسے اپنی جِلد پر مَلتے ہیں۔ جب سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) اُنہیں کسی کام کا حُکم دیں تو وہ تیزی کے ساتھ اُس کام کو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

وَاذَا تكَلَّمُوا خَفَضوا أصوَاتهُمْ عِندَهُ

وہ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست کرلیتے ہیں۔

وَمَا يُحِدُّوْنُ النظرَ اِلَيهِ تَعْظِيمًا لَهُ

اور نظر بھر کر سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرہ مبارک کو دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے جو سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ کا نقشہ کھینچا اس میں کیا کہا:

ان يَتَنَخَّمَ نُخامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فی كَفّ رَجُلٍ مِنهُمْ فَدَلكَ بِهَا وَجْهَهُ و جِلْدَهُ

جب سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے منہ مبارک سے لعاب دہن کو جُدا کرتے ہیں تو وہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی ہتھیلیوں پر آتا ہے۔ اس سے کیا معلوم ہوا کہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا یہ عقیدہ تھا کہ جن کے لعاب کی مثال نہیں ملتی رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مثال کیسے ملے گی؟ یعنی جن کا لعابِ دہن بے مثال ہے وہ ذات خود بے مثال کیوں نہ ہوگی۔

جس کو ہمارے پنجابی کے صوفی اور بہت عظیم ولی اللہ پیر سید مہر علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ)

نے یوں بیان فرمایا ہے کہ:

کوئی مثل نہ ڈھولن دی
چُپ کر مہر علی ایتھے جاہ نہیں بولن دی

مستدرک للحاکم میں ہے ایک صحابی فرماتے ہیں:

كنا اذا قعدنا عند رسول الله ﷺ لم نرفع رؤسنا اليه اعظامًا له

(الحاکم: المستدرك على الصحيحين، كتاب العلم، رقم الحديث :۴۱۹ جلد ۱، صفحه ۲۲۳، مطبوعه قديمی كتب خانه مقابل آرام باغ كراچی)

ہم صحابہ (رضی اللہ عنہم) جمیع صحابہ جب سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں حاضر ہوتے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں بیٹھے ہوتے تو ہم میں سے کسی کو جرأت نہ ہوتی کہ نظر بھر کر سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا چہرہ دیکھتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن جمال کا ذکر جمیل حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں کرتے ہیں: وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أن أَمْلَا عَينَيَّ مِنهُ اجلَالاً لَهُ، وَلَو سُئلتُ أن أَصِفَهُ مَاأَطقتُ، لِأَنِّي لَم أكُن أَمْلَاءُ عَينَيَّ مِنهُ

(المسلم: الصحيح، كتاب الايمان ، باب: كون الاسلام يهدم ماقبله وكذا الهجرة والحج، رقم الحديث: ۱۲۱، صفحه ۶۴،۶۵، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض)

ترجمہ: میرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا اور نہ ہی میری نگاہوں میں کوئی آپ سے حسین تر تھا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس چہرہ کو اُس کے جلال و جمال کی وجہ سے جی بھر کر دیکھنے کی تاب نہ رکھتا تھا۔ اگر کوئی مجھے آپ کے محامد و محاسن بیان کرنے کے لئے کہتا تو میں کیوں کر ایسا کر سکتا تھا کیونکہ آپ کو آنکھ بھر کر دیکھنا میرے لئے ممکن نہ تھا۔

یہ وہی باتیں ہیں جو ہمارے پنجابی کے صوفی شعراء نے بھی بیان کی ہیں۔

علامہ اقبال نے بھی کہا۔

☆ بمصطفیٰ برسان خویش راکه دین همه اوست

گر به اونر سیدی تمام بولهبی است

☆ مغز قرآن، روح ایمان، جانِ دین

هست حُبِّ رحمة للعالمین

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ان جمال نبینا کان فی غایة...... لکن الله ستر عن أصحابه کثیراً من ذالك الجمال الزاهر و الکمال الباهر، اذلو برزالیهم لصعب النظر الیه علیهم

(ملا علی قاری: جمع الوسائل فی شرح الشمائل: باب ماجاء فی تعطررسول الله صلی الله علیه وسلم جلد۲، صفحه۹ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان.

ترجمہ: ''ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال اوج کمال پر تھا...... لیکن رب کائنات نے حضور کے جمال کو صحابہ کرام پر مخفی رکھا اگر آپ کا جمال پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا تو حضور کے روئے تاباں کی طرف آنکھ اُٹھانا بھی مشکل ہو جاتا''

یہی ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ:

قال بعض الصوفیة: اکثر الناس عرفوا الله وما عرفوا رسول الله ﷺ، لأن حجاب البشریة غطت ابصارهم

(ملا علی قاری: جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب: ماجاء فی خلق رسول الله ﷺ جلد۱، صفحه۱۰ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان.

ترجمہ: ''بعض صوفیا فرماتے ہیں: اکثر لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا عرفان تو حاصل کر لیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفان انہیں حاصل نہ ہو سکا اس لئے کہ بشریت کے حجاب نے ان کی آنکھوں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

☆ ادب گاهیست زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزیداین جا

غالب نے کہا:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم

کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد صلی اللہ علیہ وسلم است

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

غالب کا آپ نے نام لیا مجھے یاد آ گیا کہ میں دہلی ایک دفعہ انٹرنیشنل کانفرنس پر گیا تو غالب کے مزار پر میں گیا۔ میں نے اس کے مزار پر جا کر کہا کہ غالب میں تیرے مزار پر اس لئے نہیں آیا کہ تو غزل کا بہت بڑا شاعر ہے تو نے جو نعت لکھی ہے فارسی کی یہ نعت بہت خوبصورت ہے یہ نعت کی وجہ سے تیرے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے لئے آیا ہوں اور میں نے پوری نعت اس کے مزار پر پڑھی اور اس کے بعد پھر اس کے لئے دعائے خیر و مغفرت کی۔

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

یہاں پر اگر ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات نہ کریں تو پھر ہماری بات اُدھوری رہ جائے گی۔

غزوۂ بدر کے موقع پر آپ مسلمانوں کی طرف تھے اور آپ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کفار والی سائیڈ پر تھے۔ تو بعد میں ایک مرتبہ جب حضرت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے تو حضرت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) نے کہا ابّا جی آپ بدر کے میدان میں میری تلوار کے نیچے آ گئے تھے۔ ''تاریخ الخلفاء'' میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ جب دونوں باپ بیٹا اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کہنے لگے۔ ابّا جی ایک

مرتبہ بدر کے میدان میں آپ میری تلوار کے نیچے آ گئے تھے۔ لیکن میں نے چھوڑ دیا تھا کہ چلو میرا باپ ہے۔ آپ نے فرمایا بیٹے تو نے تو مجھے چھوڑ دیا تھا۔ لیکن اگر تو میری تلوار کے نیچے آجاتا تو میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا۔ کیونکہ تو رسول اللہ ﷺ کی مخالف سائیڈ پر تھا۔

السیوطی: تاریخ الخلفاء، ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، فصل فی صحبتہ و مشاھدہ، صفحہ۲۸، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

تن، من، دھن قربان کرنے میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی عظیم مثالیں ہیں۔ جیسے جیش العسرۃ تبوک کے موقع پر حضور (ﷺ) نے فرمایا اپنے گھر کا مال اسباب لاؤ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے، آج موقع ہے آج میرے پاس مال زیادہ ہے آج میں حضرت صدیق اکبر سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں میں نے گھر کے مال کے دو حصے کئے آدھا مال سرکار (ﷺ) کی بارگاہ میں لے آیا آدھا مال چھوڑ آیا۔ حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے کیا کیا؟ آپ سارا مال سمیٹ کر لے آئے جب لے آئے تو سرکار (ﷺ) نے پوچھا صدیق گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

آپ نے بڑا ایمان افروز جواب دیا۔ عرض کیا۔

ابقیت لھم اللہ ورسولہ

ان کے لئے اللہ چھوڑ آیا ہوں اور اس کا رسول (ﷺ) چھوڑ آیا ہوں۔

الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب: رجاؤہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون ابو بکر ممن یدعی من جمیع ابواب، رقم الحدیث:۳۶۷۵، صفحہ۱۰۸۷، مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض۔

ابی داؤد: السنن، کتاب الزکوٰۃ، باب: الرخصۃ فی ذلک، رقم الحدیث:۱۶۷۸، صفحہ۲۴۵ مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض۔

الدارمی: السنن، ابواب العیدین، باب: الرجل یتصدق بجمیع ماعندہ رقم

الحديث:۱۲۲۰ جلد۱، صفحه۴۸۰ مطبوعه قديمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی،
الحاكم: المستدرك علىٰ الصحيحين، كتاب الزكاة رقم الحديث: ۱۵۴۲، جلد۱، صفحه۵۲۲ مطبوعه قديمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی۔
ابن عساكر: تاريخ مدينة دمشق، رقم ترجمة : ۳۳۹۸: عبدالله جلد۱۷، صفحه ۱۳۰ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان
السيوطی: تاريخ الخلفاء، باب: أبو بكر الصديق رضی الله عنه، فصل: فی انفاقه ماله علی رسول اللّٰه صلی الله عليه وسلم وأنه أجودالصحابة، صفحه۳۰، مطبوعه قديمی کتب خانه آرام باغ کراچی۔

مطلب یہ کہ مال کی ضرورت ہی نہیں بس ان کے لئے اللہ کافی ہے، رسول اللہ (ﷺ) کافی ہیں۔یارسول اللہ (ﷺ) آپکی محبت کے صدقے ہم جی لیں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب سرکار (ﷺ) کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن ان سے کہنے لگے۔

أَنْ تُسْلَمَ أَحَبُّ الیّ من أن يُسلَم الخطّابُ، لأَنَّ ذلك أحبُّ الی رسولِ الله صلی الله عليه وسلم۔

(قاضی عياض مالكی: الشفاء بتعريف حقوق المصطفیٰ۔ الباب الثانی، الفصل الثالث: فی ماروی عن السلف والأئمة من محبتهم للنبی صلی الله عليه وسلم وشوقهم له جلد۲، صفحه۲۷، مطبوعه و حيدی کتب خانه قصه خوانی پشاور۔

اے سرکار (ﷺ)! کے چچا عباس (رضی اللہ عنہ) آپ نے سرکار (ﷺ) کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا ہے۔آپ ایمان لے آئے ہو مجھے آپ کا اسلام لانا زیادہ محبوب ہے نسبتاً کہ میرا باپ خطاب اسلام لاتا۔

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی سب سے بڑھ کر تڑپ یہ ہوتی تھی کہ ہمارے والدین

اسلام میں داخل ہو جائیں جن کے موجود تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے کہہ رہے ہیں۔اے عباس رضی اللہ عنہ! جو آپ اسلام لائے ہو نسبتاً اس سے کہ اگر میرا باپ خطاب ایمان لاتا وجہ۔

لأَنَّ ذلك أحبُّ الى رسولِ اللّٰهُ صلى الله عليه وسلم

کیونکہ آپ کا اسلام لانا سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو زیادہ محبوب ہے۔

تو اس کی وجہ سے مجھے آپ کا اسلام لانا اپنے باپ کے اسلام لانے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ جو آپ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں آگئے ہو خطاب کے ایمان لانے سے بھی زیادہ مجھے یہ محبوب ہے۔

حدیبیہ کے مقام پر سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر جب قریش والوں کے پاس بھیجا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چھے برس کے بعد گئے تھے۔ قریش والوں نے کہا عثمان (رضی اللہ عنہ) چھے سال بعد آئے ہو یہ کعبہ ہے بیت اللہ ہے طواف کرلو۔حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) نے اس موقع پر کیا کہا:

كنت لااطوف به حتى يطوف به رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم

احمد بن حنبل: المسند، حديث المسوربن مخرمة الزهرى و مرجان بن الحكم، رقم الحديث: ١٨٩١٠، صفحه ١٣٣٩، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض.

البيهقى: دلائل النبوة، باب: ارسال النبى ﷺ عثمان بن عفان رضى الله عنه الى مكة حين نزل بالحديبية...... الخ جلد ٤، صفحه ١٣٤،صفحه ١٣٥، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت ، لبنان،

الحلبى: انسان العيون فى سيرة الامين المأمون المعروف به السيرة الحلبية، غزوة الحديبية ، جلد٣، صفحه ٢٣، ٢٤، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان.

الديار بكرى: تاريخ الخميس فى احوال أنفس نفيس، ذكر بيعة الرضوان

جلد۲، صفحہ ۳۶۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ، لبنان، السیوطی: الخصائص الکبریٰ، ذکر الممعجزات الواقعۃ فی الغزوات، باب : ماوقع عام الحدیبیۃ من الآیات والمعجزات، جلد ۱ صفحہ ۴۰۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔

قریش والو! میں ہرگز کعبے کا طواف نہیں کروں گا جب تک میرا محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ساتھ نہ ہو۔ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نہیں ہوں گے میں کعبے کا طواف نہیں کروں گا۔

مطلب یہ کہ قریش والو! تمہارے نزدیک کعبہ اس وقت مکہ میں ہے مگر اس کعبہ کا مقام ومرتبہ بتانے والے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حدیبیہ میں تشریف فرما ہیں۔

کنت لااطوف بہ حتی یطوف بہٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

سبحان اللہ ، سبحان اللہ ، اللہ اکبر

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

یہاں پر ایک عظیم صوفی قاضی عاقل رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ مجھے یاد آگیا۔ موضوع تو ہمارا چونکہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے حوالے سے ہے۔ ان شاء اللہ! پھر ائمہ اور صوفیاء کے عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی کبھی گفتگو کریں گے۔ لیکن یہ ایک بڑا پیارا واقعہ درمیان میں آگیا سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کے حوالے سے یہ بھی موضوع سے متعلق ہے۔

یہ (قاضی عاقل رحمۃ اللہ علیہ) خواجہ غلام فرید (رحمۃ اللہ علیہ) کوٹ مٹھن شریف والوں کے پردادا ہیں۔ خواجہ غلام فرید (رحمۃ اللہ علیہ) بڑے صاحبِ عشق ، صاحبِ درد، اور صاحبِ حال بزرگ ہیں۔ قاضی عاقل رحمۃ اللہ علیہ ایک دن بازار سے "گڑ" خریدنے کے لئے گئے، ایک

ہندو دکان دار کی دکان پر پہنچے اور تھوڑا سا ''گڑ'' پسند فرمایا۔

چونکہ میرا تعلق بھی صوفیاء کے گھرانے سے ہے، اس لئے میں ایک واقعہ ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ تو حضرت قاضی عاقل رحمۃ اللہ علیہ نے تھوڑا سا ''گڑ'' پسند فرمایا آپ کے ساتھ جو مریدین تھے اُن میں سے ایک مرید آگے بڑھا کہ میں ''گڑ'' کو اُوپر نیچے سے دیکھوں کہ ٹھیک ہے۔ جب وہ آگے گیا تو ہندو سرائیکی زبان میں کہنے لگا۔

''اڈھا کیا ڈیدوا اُتوں تلوں ہک اے''

بھائی کیا دیکھ رہے ہو ''گڑ'' اوپر نیچے سے ایک ہے۔

قاضی عاقل رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ سُنا تو اُن پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ کچھ عرصہ آپ پر وہ وجد کی کیفیت طاری رہی۔ جب وہ وجد کی کیفیت ختم ہوئی تو مریدین نے عرض کیا یا حضرت اِس میں وجد والی بات کون سی تھی۔ اُس نے یہی تو کہا تھا۔

''اڈھا کیا ڈیدوا اُتوں تلوں ہک اے''

بھراوا کی لبنا ایں ''اُتوں تلوں ہک اے''

بھائی کیا ڈھونڈتے ہو اوپر نیچے سے ایک ہے۔

آپ نے فرمایا ساری بات ہی یہ ہے، کُل عشق کا خلاصہ ہی یہی ہے۔ اوپر بھی ایک ہے، نیچے بھی ایک ہے۔ اس جیسا خدا کوئی نہیں، اس جیسا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی نہیں۔

جس کو خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کیا ہے:

ہک ہے ہک ہے ہک ہے

ہک دی دم دم سک ہے

جیڑھا ہک کوں ڈوں کر جانے

او کافر مشرک ہے

(دیوان فرید، کافی نمبر 268، صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵، مطبوعہ جھوک پبلشرز خان پور)

مطلب کیا اتباع ایک ہے، رضا ایک ہے، اطاعت ایک ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بڑے پیارے صحابی، آپ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وصال کے بعد ایک علاقے میں گئے تو ایک تابعی نے عرض کیا اے حذیفہ (رضی اللہ عنہ)!

هل رايتم رسول الله صلى الله عليه وسلم

اے حذیفہ (رضی اللہ عنہ) کیا تم نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے؟

فرمایا ہاں میں نے دیکھا ہے۔ تو تابعی نے سوال کیا

كيف كنتم تصنعون

تو پھر آپ نے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کیا خدمت کی۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے قسم اُٹھا کر فرمایا:

والله لقد كنا نجتهدُ

اے تابعی! اللہ کی قسم ہم نے تو اپنا سب کچھ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) پر لُٹا دیا تھا۔ ہم نے اپنے سب کچھ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قربان کر دیا تھا۔

والله لقد كنا نجتهدُ

جب آپ نے یہ بات قسم کھا کر کہی تو تابعی نے بھی قسم کھا کر کہا اے صحابی رسول! آپ کا بڑا عشق ہے۔ لیکن ہمارا ذوق بھی سُنیے!

والله لو ادركناه ماتركناه يمشى على الارض ولحملناه علىٰ اعنا قنا۔

(یوسف کاندھلوی: حیاۃ الصحابۃ الباب الثالث، باب تحمل الشدائد فی اللہ، قول حذیفۃ فی ھذا الباب جلد ۱ صفحہ ۱۳۴، مطبوعہ حافظ کتب خانہ صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور)

اے صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں دیکھا ہم نے

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت کو اختیار نہیں کیا۔ اللہ کی قسم اگر ہم سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پالیتے تو ہم سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کبھی زمین پر نہ چلنے دیتے ہم اپنی گردنوں کو پیش کرتے کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری گردنوں پر قدم رکھ کے آپ چلیئے۔

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

یہ تابعی کا عشق ہے؟

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

جی یہ تابعی کا عشق ہے۔ کیونکہ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةِ رضی اللّٰه عنه مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِی لِیْ حُبًّا، نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْرَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ

المسلم: الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فيمن يودرؤية النبى ﷺ بأهله وماله، رقم الحديث: ٧١٤٥، صفحه ١٢٣٠ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض،

احمد بن حنبل: المسند، مسند ابى هريرة رضى الله عنه، رقم الحديث: ٩٣٩٩، صفحه ٦٣٨ ، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض.

السيوطى: الجامع الصغير فى احاديث البشير النذير، باب: حرف الميم، رقم الحديث: ٨٢٢٥، صفحه ٦٠١ مطبوعه دارالتوفيقية للتراث قاهره.

ابن حبان: الصحيح، كتاب: مناقب اصحابه، باب: ذكر البيان بان من قد آمن بالمصطفٰى صلى الله عليه وسلم ولم يره، رقم الحديث: ٧٢٣١، صفحه ١٩٣٧ مطبوعه دارالمعرفة بيروت، لبنان.

سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مجھ سے شدید ترین محبت رکھنے والے لوگ میرے بعد آئیں گے اُن میں سے ہر ایک یہ خواہش رکھتا ہوگا کہ کاش میرا مال بھی چلا جائے

میری اولاد بھی چلی جائے اور ایک مرتبہ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا چہرۂ انور نظر آجائے۔

واللہ لو ادرکناہ ماترکناہ یمشی علی الارض و لحملناہ علیٰ اعناقنا۔

ہم نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں دیکھا ہم نے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صحبت کو اختیار نہیں کیا۔ اللہ کی قسم اگر ہم سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پالیتے تو ہم سرکار کو کبھی زمین پر نہ چلنے دیتے ہم اپنی گردنوں کو پیش کرتے کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری گردنوں پہ قدم رکھ کے آپ چلیئے۔

جس کو شیخ عبدالرحمٰن جامی (رحمۃ اللہ علیہ) نے یوں بیان کیا ہے۔ وہ بھی امامِ عاشقاں ہیں۔

زجحرہ پائے در صحن حرم نہہ

بفرق خاک رہ بوساں قدم نہہ

کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کبھی آپ ارادہ فرمائیں حجرۂ مبارک سے مسجد نبوی کے صحن مبارک میں قدم مبارک رکھنے کا تو ہم اپنے سروں کی چوٹیوں کو پیش کریں گے کہ اُس پر قدم رکھ کر آپ باہر تشریف لائیں۔

جس کا پنجابی میں ترجمہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے یوں فرمایا:

حجرے تھیں مسجد آؤ ڈھولن

نوری جھات دے کارن سارے سِکن

دو جگ اکھیاں راہ دا فرش کرن

سب اِنس و ملک حُوراں پَریاں

اِنہاں سِکدیاں تے کُرلاندیاں تے

لکھ واری صدقے جاندیاں تے

اِنہاں بَردیاں مُفت وکاندیاں تے
شالا آون وت وی اوہ گھڑیاں

الطَّیْفُ سَریٰ مِنْ طَلْعَتِہٖ
وَالشذو بَدیٰ مِنْ وَّفرتہٖ
فَسکَرْتُ ھُنَا مِنْ نَظْرَتِہٖ
نیناں دیاں فوجاں سرچڑھیاں

لاھو مُکھ توں مخّطط بردِ یمن
من بھانوری جھلک دکھاوَ سجن
اوہا مِٹھیاں گالیں الاوَ مٹھن
جو حمراء وادی سَن کریاں

دو اَبرو قوس مثال دِسّن
جیں تُوں نوکِ مژدہ دے تیر چُھٹن
لباں سُرخ آکھاں کہ لعل یمن
چِٹّے دند موتی دیاں ہِن لڑیاں

سُبْحَانَ اللّٰہَ مَا اَجْمَلَکَ
مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کِتّھے مہر علی کِتّھے تیری ثناء
گُستاخ اکھیں کِتّھے جا اڑیاں

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

حضرت یہ جواشعار آپ نے درمیان میں پڑھے ہیں۔ اکثر ہم بھی نہیں پڑھتے اور نہ ہی لوگوں کی سمجھ میں آنے والے ہیں۔ یہ بات ہے ساری علماء کی اور غالباً اس کے پیچھے وہ واقعہ ہے......

صاحبزادہ علامہ سیّد احمد محمد شاہ صاحب:

وادی حمراء میں جو آپ کو زیارت ہوئی تھی اور سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تھا مہر علی میری آل کو میری سنتیں ترک نہیں کرنی چاہیں۔

اب مختصر وقت میں صرف عربی شعر کا میں ترجمہ کر دیتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ جب عالم تصور میں سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رُخِ زیبا، سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وہ مبارک صورت میری نظروں کے سامنے سے گزری اُسی وقت آپ کی مبارک زلفوں میں سے اتنی تیز خوشبو نکلی۔

کہ مہر علی اس خوشبو کی تاب نہ لاسکا اور سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قدموں پر گر پڑا۔

محبوب احمد ہمدانی صاحب:

سبحان اللہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر، ناظرین! بڑی خوبصورت باتیں ہو رہی ہیں دل تو نہیں چاہتا کہ اس گفتگو کو ختم کیا جائے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی باتیں ہیں اور عشق سچا ہو تو اُسی کا مزا آتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سچا اور پکا عشق کریں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی دین حق کی شرطِ اوّل ہے
اگر ہو اس میں خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

المصادر والمراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبع
1	لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر الخازن	علاؤالدین علی بن محمد بن ابراهیم بن خازن (المتوفی ۷۶۵ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
2	الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور	جلال الدین عبدالرحمٰن بن أبی بکر السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	مکتبہ اشرفیہ کانسی روڈ کوئٹہ
3	الصحیح	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن مغیرہ (المتوفی ۲۵۶ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
4	الصحیح	امام مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری (المتوفی ۲۶۱ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
5	الجامع الصحیح	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
6	سنن أبی داوٗد	أبوداوٗد سلیمان بن الأشعث السجستانی (المتوفی ۲۷۵ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
7	سنن نسائی	ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (المتوفی ۳۰۳ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
8	سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ محمد بن یزید (المتوفی ۲۷۳ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
9	المسند	ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

10	المؤطا	مالک بن انس (المتوفی ۱۷۹ھ)	دارالمعرفۃ بیروت، لبنان
11	السنن الدارمی	ابوعبداللہ عبدالرحمٰن الدارمی (المتوفی ۲۵۵ھ)	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی،
12	صحیح ابن حبان	أبوحاتم محمد بن حبان البستی (المتوفی ۳۵۴ھ)	دارالمعرفۃ بیروت، لبنان
13	المعجم الکبیر	ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (المتوفی ۳۶۰ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
14	مجمع الزوائدومنبع الفوائد	حافظ نورالدین علی بن أبی بکر الھیثمی (المتوفی ۸۰۷ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
15	المصنف	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (المتوفی ۲۳۵ھ)	مکتبہ امدادیہ ملتان
16	المستدرک علی الصحیحین	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (المتوفی ۴۰۵ھ)	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی،
17	الجامع الصغیر	جلال الدین عبدالرحمٰن بن أبی بکر السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	المکتبۃ التوفیقیۃ للتراث قاھرہ
18	تاریخ مدینہ دمشق	علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی (المتوفی ۵۷۱ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
19	دلائل النبوۃ	ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (المتوفی ۴۵۸ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان

20	الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ	ابوالفضل قاضی عیاض مالکی (المتوفی ۵۴۴ھ)	وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور
21	نسیم الریاض	ابوعباس احمد بن محمد بن عمر (المتوفی ۱۰۶۹ھ)	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
22	سبل الھدی والرشاد	ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف شامی (المتوفی ۹۴۲ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
23	الخصائص الکبریٰ	جلال الدین عبدالرحمٰن بن اَبی بکر اسیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
24	تاریخ الخمیس	حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری (المتوفی ۹۶۶ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
25	جمع الوسائل	نورالدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (المتوفی ۱۰۱۴ھ)	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
26	تاریخ الخلفاء	جلال الدین عبدالرحمٰن بن اَبی بکر السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
27	اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ	امام عزالدین ابی الحسن علی بن محمد الجزری ابن الأثیر (المتوفی ۶۳۰ھ)	المکتبۃ الوحیدیہ پشاور
28	المواھب اللدنیۃ	الشیخ احمد بن محمد القسطلانی (المتوفی ۹۲۳ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
29	السیرۃ الحلبیۃ	علی بن برہان الدین (المتوفی ۱۴۰۴ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان

30	شرح الزرقانی علی المواھب	ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان (المتوفی ۱۱۲۲ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
31	شرح الشفاء	نورالدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (المتوفی ۱۰۱۴ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
32	ردالمحتار علی درالمختار	ابن عابدین (المتوفی ۱۲۵۲ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
33	دیوان فرید	حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ	جھوک پبلشرز خان پور
34	البدایۃ والنھایۃ	ابی الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ)	دارابن حزم بیروت، لبنان
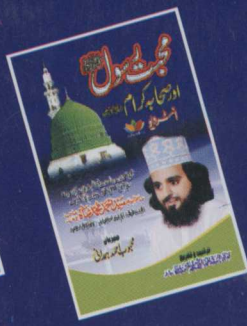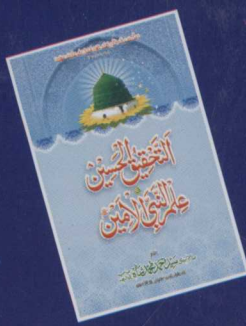
بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ

یا حبیب اللہ ﷺ

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک

حزب اللہ کا مقصد کیا

عشق نبی اور ذکر خدا

حضرت پیر سید عابد حسین شاہ صاحب
تاجدار چورہ شریف

قبلہ عاشقاں تاجدار تصوف شہنشاہ ولایت حضرت پیر سید پھل حسین شاہ
چورہ شریف

حضرت پیر سید اعجاز حسین شاہ صاحب
تاجدار چورہ شریف

یکم اکتوبر

شب وجدان
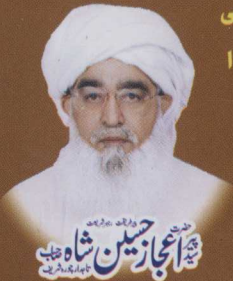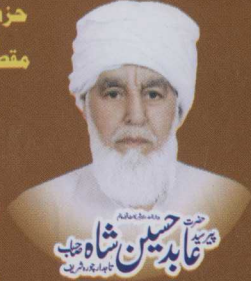
شب دعا 29 جون

شب بیداری 8 رمضان المبارک

حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد عمر شاہ صاحب

صاحبزادہ پیر سید محمد احمد شاہ صاحب

حضرت پیر سید احمد محمد شاہ صاحب
تاجدار چورہ شریف

حضرت صاحبزادہ پیر سید اعتزاز احمد رسول شاہ
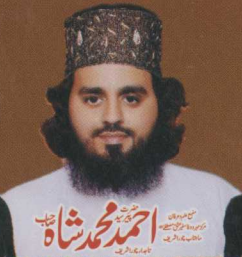
رابطہ مرشد

محمد شہباز احمد چوراہی 0300-4522933

محمد منظور احمد چوراہی 0300-4411149

قصر عارفاں پیر چورہ شریف سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ